



الرُّبُوعُ النَّجْدِيُّ فِي صِفَةِ الْقَبْرِ

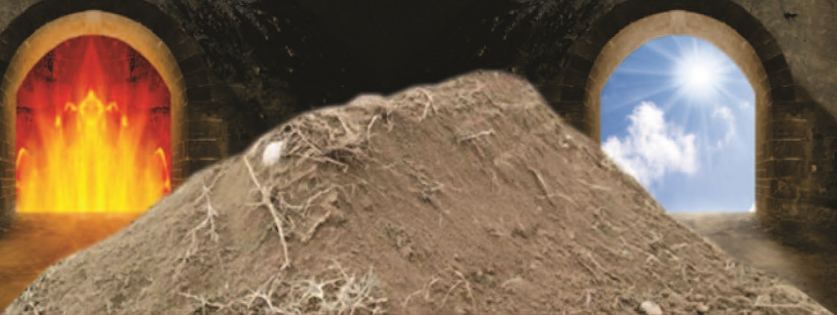
قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا قَبْلَ عَهْدِهِ كَمَا سَمِعَهُ

# البعين قبر

تأليف:

أبو حمزة عبدالحق صديقي

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)



انصار السنه پبلي کيشنز لاہور

ترتيب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد مودودي انصري

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قُلْ اطِيعُوا اللّٰهَ  
وَاطِيعُوا الرَّسُوْلَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ

معدنہ البری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

### تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

قال صل الله عليه وسلم:

نظر الله امرأً سمع منا شيئاً فبلغه كما سمعه



أر بعون نجاننا

في صفة القبر

# البعين قبر

تأليف:

البحر عبدالحق صديقي

ترتيب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد مود انصاری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی



انصار السنہ بک کیشنز لاہور

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“



جملہ حقوق بحق  
انصار السنۃ پبلیکیشنز  
محفوظ ہیں

از بعینِ قبر

نام کتاب:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

تالیف:

حافظہ محمود انصاری

ترتیب، تخریج و تصانیف:

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی

تقریظ:

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو موسیٰ منصور احمد

اسلامی اکادمی، افضل مارکیٹ، 17- اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

**Dar-us-Salam**

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com



## فہرست مضامین

- ◆ تقریظ (از: فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ) ..... ۵
- ◆ قبر کے مفہوم کا بیان ..... ۱۳
- ◆ بیان کہ موت کو یاد کرنا مستحب ہے ..... ۱۴
- ◆ بیان کہ موت کی تمنا کرنا منع ہے ..... ۱۵
- ◆ موت کی سختیوں کا بیان ..... ۱۶
- ◆ مرتے وقت مومن کے اعزازات کا بیان ..... ۱۷
- ◆ مرتے وقت کافر کی سزاؤں کا بیان ..... ۲۰
- ◆ میت کے کلام کرنے اور سننے کا بیان ..... ۲۳
- ◆ بیان کہ قبر کی نعمتیں حق ہیں ..... ۲۴
- ◆ عذاب قبر کے حق ہونے کا بیان ..... ۲۴
- ◆ عذاب قبر کی شدت کا بیان ..... ۲۸
- ◆ بیان کہ کبیرہ گناہوں پر عذاب قبر ہوتا ہے ..... ۲۸
- ◆ قبر کے دو فرشتوں منکر اور نکیر کا بیان ..... ۲۹
- ◆ قبر میں سوال و جواب کے وقت میت کی کیفیت کا بیان ..... ۲۹
- ◆ قبر میں نعمتوں کی اقسام کا بیان ..... ۳۰
- ◆ قبر میں عذابوں کی اقسام کا بیان ..... ۳۴
- ◆ قبر کا مومن میت کو دبانے کا بیان ..... ۳۹
- ◆ عقیدہ توحید اور منکر نکیر کے سوال کرنے کا بیان ..... ۴۰

- ۴۱..... بیان کہ نیک اعمال عذاب قبر سے ڈھال ہیں
- ۴۲..... فتنہ قبر سے محفوظ رہنے والے لوگوں کا بیان
- ۴۳..... قبروں میں اجسام کی حالت کا بیان
- ۴۵..... بیان کہ جسم سے نکلنے کے بعد روح کہاں قیام کرتی ہے؟
- ۴۵..... عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی دعاؤں کا بیان
- ۴۶..... اہل قبور کے لیے استغفار کا بیان
- ۴۷..... فہرست آیات قرآنیہ
- ۴۸..... فہرست احادیث نبویہ
- ۵۰..... مراجع و مصادر



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## تقریظ

الحمد لله الذي أرسل رسوله محمداً ﷺ بشيراً و نذيراً، و داعياً إلى الله ياذنه و سراجاً منيراً، بعثه رحمة للعالمين، و معلماً للأمين، بلسان عربي مبين، فقال سبحانه - و هو أصدق القائلين - ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمِينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَصَلِيلٍ مُّبِينٍ﴾ (الجمعة: ۲) صلى الله عليه و على آله و صحابته أجمعين، و تابعيهم و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين . أما بعد!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمِينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

وَعَلِمَهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَيْفَىٰ صَلِّ مَبِينٍ ﴿٥٢﴾

(الجمعة: ۲)

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾﴾ (الشوریٰ: ۵۲)

”(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۗ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَا بَلَّغْتَ

رِسَالَتَهُ ۗ وَاللَّهُ يَعْصِبُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

الْكَافِرِينَ ﴿٦٧﴾﴾ (المائدة: ۶۷)

”اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔“

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ”فتح القدر“ میں لکھتے ہیں کہ ”بَلِّغْ مَا أُنزِلَ

إِلَيْكَ“ کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ

محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔<sup>①</sup>

① صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ۴۶۱۲۔



پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعَمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ  
الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدة: ۳)

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یوم عید“ بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ... الْآيَةَ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم: ۳-۴)

”اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔“

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ (النساء: ۱۱۳)

”اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔“

صاحب ”فتح البیان“ لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل مبین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُونَ مِنِّي وَيَسْمَعُ مِنْكُمْ وَيَسْمَعُ مَنِّي يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

((عِلْمُ الْحَدِيثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ؟ هُوَ بَيِّنٌ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ.))  
 ”رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔“

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

((إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ أَدَبُ اللَّهِ الَّذِي أَدَبَهُ بِهِ نَبِيِّهِ ﷺ وَأَدَبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ وَهُوَ أَمَانَةُ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلَى مَا أَدَّى إِلَيْهِ.))<sup>1</sup>

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَرَ اللَّهُ إِمْرَأًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَتْهُ حَتَّى يَبْلُغَهُ غَيْرَهُ.....))<sup>2</sup>

<sup>1</sup> معرفة علوم الحديث، ص: ۶۳.

<sup>2</sup> سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحدیث: ۲۶۶۸، عن زید بن ثابت.

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے.....“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔ اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِيْنَ ..... ))

”اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کے حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔“

ایک اور حدیث میں وارد ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ ..... ))

”یعنی ایک جماعت حق پر تاقیامت برابر قائم رہے گی۔“

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

((هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ . ))

”وہ محدثین کی جماعت ہے۔“

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اللَّهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ؟ قَالَ ﷺ: الَّذِينَ مِنْ بَعْدِي يَرَوْنَ أَحَادِيثِي وَسُنَّتِي وَيَعْلَمُوهَا

① سنن ابو داود، کتاب الفتن، رقم الحدیث: ۴۲۵۲.

② شرف أصحاب الحدیث، ص: ۲۷.

النَّاسِ . )) ❶

”اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔“

چنانچہ محدثین نے حدیث و سنت کی تدوین و جمع کے لیے اپنی جہود و مخلصہ بذل کیں۔ حدیث و سنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول و ضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔

جَزَاهُمْ اللَّهُ فِي الدَّارِينِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلَيَّ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا يَنْتَفِعُونَ بِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيهًا عَالِمًا . )) ❷

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے زمرہ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابو الدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِي زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ

❶ شرف أصحاب الحديث، ص: ۳۱.

❷ العلل المتناهية: ۱۱۱/۱ - المقاصد الحسنة: ۴۱۱.

مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”کُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَ حُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔<sup>①</sup>

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”الرَّبْعُونَ، الْأَرْبَعِينَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔

الرَّبْعُونَ سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے، یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب حافظ امام عبداللہ بن المبارک (م ۱۸۱ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو نعیم (م ۴۳۰ھ)، حافظ ابو بکر آجری (م ۳۶۰ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م ۴۸۱ھ)، ابو عبدالرحمن السلمی (م ۴۱۲ھ)، حافظ ابو القاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م ۵۵۷ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م ۵۵۵ھ) نے ”الرَّبْعِينَ فِي إِرْشَادِ السَّائِرِينَ إِلَى مَنَازِلِ الْمُتَّقِينَ“ حافظ عقیف الدین ابو الفرج محمد عبدالرحمن المقرئ (م ۶۱۸ھ) نے ”أَرْبَعِينَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِينَ“ ، حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ) نے ”أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَ فَصَائِلِ الْأَعْمَالِ“ ، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المزدری (م ۶۵۶ھ) نے ”الرَّبْعُونَ الْأَحْكَامِيَّةُ“ ، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے ”الرَّبْعُونَ الْمُتَّقَاةُ مِنْ صَحِيحِ

① تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: ۴۱۱۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص: ۲۸-۴۶۔

مُسْلِمٌ“ اور ابوالمعالی الفارسی نے ”الْأَرْبَعُونَ الْمَخْرَجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى لِابْنِ أَبِي حَتْمَةَ“ اور حافظ محمد بن عبدالرحمن السخاوی (۹۰۲ھ) نے ”أَرْبَعُونَ حَدِيثًا مُتَّفَقًا مِنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ“ تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مجلہ دعوت اہل حدیث میں چھپ رہی ہے۔

أَحِبُّ الصَّالِحِينَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ  
لَعَلَّ اللَّهُ يَرْزُقُنِي صَاحِحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضریٰ، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج الحدیث ”أَرْبَعِينَات جمع کی ہیں۔ ”أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي أَحْوَالِ الْقَبْرِ“ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَ أَهْلِ طَاعَتِهِ  
أَجْمَعِينَ .

و کتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ  
وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . أَمَا بَعْدُ :

## بَابُ مَعْنَى الْقَبْرِ

قبر کے مفہوم کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ  
يُؤَارِئُ سَوْءَةَ أَخِيهِ﴾ [المائدة: ۳۱]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جس نے زمین کھودی  
تاکہ (قائیل کو) دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپا سکتا ہے۔“

قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَأَقْبَرَتْهُ﴾ [عبس: ۲۱] أَقْبَرَتْ الرَّجُلَ: إِذَا  
جَعَلَتْ لَهُ قَبْرًا وَقَبْرَتُهُ: دَفَنَتْهُ .

”سورہ عبس کی آیت ۲۱ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿فَأَقْبَرَتْهُ﴾ عرب لوگ  
کہتے ہیں ”أَقْبَرَتْ الرَّجُلَ“ یعنی میں نے آدمی کو دفن کیا۔ جب کوئی آدمی  
کہے کہ میں نے اس کے لیے قبر بنائی اور اسے قبر میں ڈالا تو اس کا مطلب ہے  
میں نے اسے دفن کیا۔“<sup>۱</sup>

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمُ بُرْنَجٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾

[المؤمنون: ۱۰۰]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”ان سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک پردہ

۱ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء في قبر النبي ﷺ.

حائل ہے اس دن تک کے لیے جب وہ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے۔“  
**وضاحت:** مرنے کے بعد مٹی میں دفن ہو یا پانی میں غرق ہو یا درندے اسے کھا جائیں یا جلا کر اسے راکھ بنا دیا جائے، جہاں جہاں میت کا جسم یا جسم کے ذرات یا ذرہ ٹھہرے گا، وہی اس کی قبر کہلائے گی۔

### بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ مُسْتَحَبٌّ

بیان کہ موت کو یاد کرنا مستحب ہے

① ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرُ مَا ذَكَرَ هَاذِمِ اللَّذَاتِ، يَعْنِي الْمَوْتَ.)) ❶

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو مٹانے والی چیز، یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔“

② ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. قُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْإِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ، وَمَا وَعَى، وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ، وَمَا حَوَى، وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبَلَى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَى. يَعْنِي مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ.)) ❷

① سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الموت و الاستعداد له، رقم: ۴۲۵۸۔ محدث البانی نے اسے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔

② سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة، باب فی بیان ما یقتضیہ الاستحیاء من اللہ.....، رقم ۲۴۵۸۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔



”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ کا شکر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے حیا تو کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے نہیں بلکہ اس طرح کہ جس طرح حیا کرنے کا حق ہے اور وہ یہ کہ تم حفاظت کرو سر کی اور جو کچھ سر میں ہے (یعنی آنکھ، کان اور زبان وغیرہ کی) اور پھر پیٹ کی حفاظت کرو (کہ اس میں کوئی حرام چیز نہ جائے) اور ان چیزوں کی حفاظت کرو جو پیٹ کے ساتھ لگی ہوئی ہیں (یعنی شرم گاہ اور ہاتھ پاؤں وغیرہ) اور یاد کرو (قبر میں) ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو اور جو شخص آخرت کی زندگی کا خواہش مند ہو اسے چاہیے کہ دنیا کی زیب و زینت چھوڑ دے۔ جس شخص نے یہ سارے کام کیے اس نے گویا اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کی جس طرح واقعی حیا کرنے کا حق تھا۔“

### بَابُ تَمَنِّيِ الْمَوْتِ مَمْنُوعٍ

بیان کہ موت کی تمنا کرنا منع ہے

(عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ - اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّه أَنْ يَزِدَّادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّه أَنْ يَسْتَعْتَبَ.))<sup>①</sup>

”حضرت عبید بنی اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اگر کوئی نیک آدمی ہے تو اپنی نیکیوں میں اضافہ کرے گا اور اگر گناہگار ہے تو ممکن ہے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے۔“

① صحیح بخاری، کتاب التمنی، رقم الحدیث: ۷۲۳۵.

④ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتُلُ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتُلُ ثُمَّ أَحْيَا ثُمَّ أَقْتُلُ.)) ①

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤ پھر زندہ کیا جاؤ، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤ پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤ پھر زندہ کیا جاؤں، پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤ۔“

## بَابُ سَكْرَاتِ الْمَوْتِ

### موت کی سختیوں کا بیان

⑤ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ﴾ [ق: ۱۹]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور موت کی سختی حق لے کر آ پہنچی۔“

⑤ ((عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَمْنُوا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمَطْلَعِ شَدِيدٌ وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطْوَلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْآنَابَةَ.)) ①

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موت کی تمنا نہ کرو جان کنی کی تکلیف بڑی شدید ہے اور یہ نیک سختی کی علامت ہے کہ اللہ کسی بندے کی عمر لمبی کر دے اور اسے توبہ کی توفیق عطا فرمادے۔“

① صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب تمنی الشهادة، رقم الحدیث: ۲۷۹۷.

② الترغیب و الترهیب، لمحی الدین دیب، الجزء الرابع، رقم الحدیث: ۴۹۳۱.

① ((عَنْ عَائِشَةَ ۖ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَإِنَّهُ لَيَسِّنَ حَاقَتِي

وَذَاقَتِي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ)) ①

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ آپ ﷺ کا سر مبارک میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔ آپ ﷺ کی موت کی تکلیف دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لیے موت کی سختی کو برا نہیں سمجھتی۔“

### بَابُ مَكَارِمِ الْمُحْتَضِرِ

مرتے وقت مومن کے اعزازات کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِي تَتَوَفَّوهُمْ الْمَلَكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ﴾ [النحل: ۳۲]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”نیک اور متقی لوگوں کی روح فرشتے قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَحْيِيهِمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ﴾ [الاحزاب: ۴۴]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جس روز (اہل ایمان) اللہ سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا۔“

④ ((عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ ۖ قَالَ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ

لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

قَالَتْ عَائِشَةُ ۖ أَوْ بَعْضُ أَرْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ:

لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ

وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ

① صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ و وفاته، رقم الحدیث: ۴۴۴۶.

وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ  
وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَفْكَرَهُ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَهُ  
اللَّهُ لِقَاءَهُ. (۱)

”حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجہ محترمہ نے کہا: موت تو ہمیں بھی ناپسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے مراد موت نہیں بلکہ مومن کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کی رضامندی اور عزت افزائی کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت مومن کو آئندہ ملنے والی نعمتوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی اور وہ (جلدی جلدی) اللہ سے ملنا چاہتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند فرماتا ہے۔ جب کافر کو موت آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی ”بشارت“ دی جاتی ہے تب اسے آئندہ پیش آنے والے حالات سے زیادہ نفرت کسی چیز سے نہیں ہوتی لہذا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا۔“

(۸) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّهَا مَلَكَانِ يُضْعِدَانِهَا قَالَ حَمَادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيبٍ رِيحَهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ، قَالَ: وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ وَعَلَيْكَ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتَ تَعْمُرِيْنَهُ فَيُنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ، قَالَ: وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَادٌ وَذَكَرَ

۱ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه، رقم الحدیث: ۶۵۰۷.

مِنْ نَسْنِيهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ  
مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ قَالَ: فَيُقَالُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجْلِ . قَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رِبْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ  
هَكَذَا. ))❶

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اسے لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں (حدیث کے راوی) حماد کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روح کی خوشبو اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے فرشتے (اس روح کی خوشبو پا کر) کہتے ہیں کوئی پاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے، اللہ تجھ پر رحمت کرے اور اس جسم پر بھی جسے تو نے آباد کر رکھا تھا۔ پھر فرشتے اپنے رب کے حضور اس روح کو لے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اسے قیامت قائم ہونے تک (اس کی معین جگہ یعنی علیین میں) پہنچا دو۔ حدیث کے راوی نے کافر کی روح کے نکلنے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روح کی بدبو اور اس پر (فرشتوں کی) لعنت کا ذکر کیا۔ آسمان کے فرشتے کہتے ہیں کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آ رہی ہے پھر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم ہوتا ہے اسے قیامت قائم ہونے تک (اس کی معین جگہ یعنی سحین میں) لے جاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب رسول اکرم ﷺ نے کافر کی روح کی بدبو کا ذکر فرمایا تو (نفرت سے) اپنی چادر کا دامن اس طرح اپنی ناک پر رکھ لیا۔ (اور پھر اپنی چادر ناک پر رکھ کر دکھائی)۔“

❶ صحیح مسلم، کتاب الحنة و صفته، باب عرض مقعد الميت من الحنة و اثبات .....، رقم

الحديث: ۷۲۲۱.

## بَابُ عِقَابَاتِ الْمُحْتَضِرِ

مرتے وقت کافر کی سزاؤں کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ تَتَوَفَّوهُمْ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ فَأَلْقَوْا  
السَّلَامَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ بَلَى إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٨﴾  
فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَلَيْسَ مَثْوًى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٢٩﴾

[النحل: ٢٨-٢٩]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں اس وقت وہ جھک جاتے ہیں کہ ہم برائی نہیں کرتے تھے کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے تھے۔ جہنم کے دروازوں سے ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ جو متکبرین کے لیے بہت بری جگہ ہے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ تَرَى إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ  
يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾

[الانفال: ٥٠]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کاش تم وہ منظر دیکھ سکو جب فرشتے کافروں کی روح قبض کر رہے ہوتے ہیں اور (ساتھ ساتھ) ان کے چہروں اور پیٹھوں پر ضربیں لگا رہے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں اب جلنے کے عذاب کا مزہ چکھو۔“

⑨ ((عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ، وَ لَمَّا يُلْحَدُ بَعْدُ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، فِي يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ:

اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ . مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا . ثُمَّ قَالَ : وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعِ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالَ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سَوْدُ الْوَجْهِ مَعَهُمُ الْمُسْوَحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ : أَيَّتَهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ ، أُخْرِجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَغَضَبٍ ، قَالَ فَتَفَرَّقَ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَرِعُهَا كَمَا يَنْتَرِعُ السَّفُودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ ، فَيَأْخُذُهَا ، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسْوَحِ ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنَّ رِيحَ جَيْفَةٍ وَجَدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمْرُونَ بِهَا عَلَى مَلَأٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا : مَا هَذِهِ الرِّيحُ الْخَبِيثَةُ ؟ فَيَقُولُونَ : فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ ، بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمِّي بِهَا فِي الدُّنْيَا ، حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَيَسْتَفْتَحُ لَهُ فَلَا يُفْتَحُ لَهُ ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

﴿ لَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ﴾ [الاعراف: ٤٠] فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سَجِينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى ، فَتَطْرَحُ رُوحَهُ طَرْحًا ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا حَرَّمَ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخَفُّهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوَى بِهُ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَجِيئٍ ﴾ [الحج: ٣١] ﴿١﴾

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک انصاری (صحابی) کے جنازے کے لیے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ (مدین کے لیے) نکلے، جب ہم قبرستان پہنچے تو قبر ابھی تیار نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ بیٹھ گئے اور ہم

بھی آپ ﷺ کے گرد (اس قدر خاموشی سے) بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کرید رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا: عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ آپ ﷺ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر فرمایا: کافر آدمی جب دنیا سے کوچ کرنے لگتا ہے اور آخرت کی طرف روانہ ہوتا ہے تو اس کی طرف سیاہ چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں ان کے پاس ٹاٹ (کے کفن) ہوتے ہیں اور وہ اس سے حدنگاہ کے فاصلہ پر بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت (حضرت عزرائیل) آتا ہے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے خبیث روح! نکل (اور چل) اللہ کے غصے اور غضب کی طرف، روح جسم کے اندر جاتی ہے اور فرشتے اسے اس طرح باہر کھینچتے ہیں جیسے کانٹے دار لوہے کی سیخ گیلی اون سے باہر نکالی جاتی ہے۔ فرشتہ اس کی روح نکال لیتا ہے تو دوسرے فرشتے لمحہ بھر کے لیے بھی اسے ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے بلکہ اسے ٹاٹ (کے کفن) میں پلٹ لیتے ہیں۔ روئے زمین پر کسی مردار سے اٹھنے والی بدترین سڑاند جیسی بدبو اس روح سے آرہی ہوتی ہے۔ فرشتے اسے لے کر اوپر (آسمان کی طرف) جاتے ہیں (راستے میں) جہاں کہیں ان کا گزر مقرب فرشتوں پر ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں یہ کس خبیث (روح) کی بدبو ہے۔ جواب میں فرشتے کہتے ہیں یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے۔ ایسا بدترین نام لیتے ہیں جو دنیا میں لیا جاتا تھا، یہاں تک کہ فرشتے اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتے آسمان کا دروازہ کھولنے کے لیے درخواست کرتے ہیں لیکن دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”(کافروں کے لیے) آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے



ناکے سے گزر جائے۔“ (الاعراف: ۴۰) پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے سب سے چلی زمین میں موجود سچین (جیل) میں اس کا اندراج کر لو اور کافر کی روح بری طرح زمین پر پٹخ دی جاتی ہے۔ اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ”جس نے اللہ سے شرک کیا گویا وہ آسمان سے گر پڑا، اب اسے پرندے اچک لیں یا ہوا اسے کسی دور دراز مقام پر پھینک دے۔“ (الحج: ۳۱)۔“

## بَابُ كَلَامِ الْمَيِّتِ وَ سَمَاعِهِ

### میت کے کلام کرنے اور سننے کا بیان

⑩ ((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرَّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِمُونِي قَدِمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرُ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا آيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ.)) ①

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ تیار ہوتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو نیک آدمی کہتا ہے مجھے جلدی لے چلو مجھے جلدی لے چلو اگر نیک نہ وہ تو کہتا ہے ہائے ہلاکت! مجھے کہاں لے جا رہے ہو میت کی آواز انسانوں (اور جنوں) کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔“

⑪ ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَ تَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ أَنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِهِمْ

① صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب کلام المیت علی الجنائز، رقم الحدیث: ۱۳۸۰.

﴿إِذَا أَنْصَرَفُوا﴾ ❶

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اپنی قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ واپس پلٹتے ہیں تو میت اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آواز سنتی ہے۔“

بَابُ نَعِيمِ الْقَبْرِ حَقًّا

بیان کہ قبر کی نعمتیں حق ہیں

﴿قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِي تَتَوَفَّيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ لَا يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ إِذْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ [النحل: ۳۲]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”نیک اور پاک لوگوں کی روح قبض کرنے کے لیے جب فرشتے آتے ہیں تو (پہلے) السلام علیکم کہتے ہیں (اور پھر کہتے ہیں) داخل ہو جاؤ جنت میں ان اعمال کے بدلے جو تم کرتے رہے۔“

❷ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ . يُقَالُ هَذَا مَقْعَدَكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) ❸

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی مرتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اگر وہ جنتی

❶ صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة، باب عرض مقعد الميت من الجنة و النار عليه و اثبات عذاب القبر، رقم: ۷۲۱۷.

❷ صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة، باب عرض مقعد الميت من الجنة و النار عليه و اثبات عذاب القبر، رقم: ۷۲۱۱.

ہے تو اسے جنتیوں والے مہلات دکھائے جاتے ہیں اور اگر جہنمی ہے تو جہنمیوں والا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے یہ ہے تیری رہائش گاہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تجھے یہاں بھیجے گا۔“

### بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ حَقٌّ

عذاب قبر کے حق ہونے کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَحَاقَ بِأَلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ۖ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۗ﴾ [المومن: ۴۵-۴۶]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”آل فرعون بدترین عذاب کے پھیر میں آگئے جہنم کی آگ کے سامنے وہ صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور جب قیامت کی گھڑی آئے گی تو حکم ہوگا کہ آل فرعون کو شدیدترین عذاب میں داخل کرو۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ ۖ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۗ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ۗ﴾ [الانعام: ۹۳]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کاش! تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھو جب وہ جان کنی کی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں لاؤ نکالو اپنی جانیں آج تمہیں ان باتوں کی پاداش میں رسوا کن عذاب دیا جائے گا جو تم ناحق اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے مقابلے میں تکبر کیا کرتے تھے۔“

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿الَّذِينَ تَتَوَفَّوهُمْ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ ۗ﴾

فَالْقَوْمَ السَّلَامَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ إِلَّا بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٣﴾ فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَلَيْسَ مَشْؤَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿١٤﴾ [النحل: ٢٨-٢٩]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے کافر جب (موت کے وقت) فرشتوں کے ہاتھوں گرفتار ہوتے ہیں تو فوراً (سرکشی سے) باز آ جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم تو کوئی برا کام نہیں کر رہے تھے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں: کیسے نہیں کر رہے تھے؟ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے، جہنم یقیناً بہت ہی برا ٹھکانہ ہے تکبر کرنے والوں کے لیے۔“

﴿١٣﴾ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَ: نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدُ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.)) ﴿١٤﴾

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور عذاب قبر کا ذکر کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگی: اللہ تجھے عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے عذاب قبر کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، عذاب قبر حق ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو کوئی ایسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا جس میں آپ نے عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔“

﴿١٣﴾ ((وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ عِنْدِي امْرَأَةٌ

① صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء في عذاب القبر، رقم الحديث: ١٣٧٢.

مِنَ الْيَهُودِ، وَهِيَ تَقُولُ: إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ، فَأَرْتَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: إِنَّمَا تُفْتَنُ يَهُودٌ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَلَيْسْنَا لِيَالِي، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدُ يَسْتَعِيدُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ. ﴿١﴾

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک یہودی عورت بیٹھی ہوئی تھی اور کہہ رہی تھی: تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔ (یعنی عذاب دیئے جاؤ گے) رسول اکرم ﷺ نے یہ بات سنی اور گھبرا گئے فرمایا: بے شک یہودی عذاب دیئے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس کے بعد ہم نے کئی راتیں (وحی کا) انتظار کیا پھر (ایک روز) رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس کے بعد میں نے آپ ﷺ کو ہمیشہ عذاب قبر سے پناہ مانگتے سنا ہے۔“

(عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمَوْتَى لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ حَتَّىٰ إِنَّ الْبَهَائِمَ لَتَسْمَعُ أَصْوَاتَهُمْ. ﴿١٥﴾)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مردے (کافر یا مشرک) اپنی قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں اور ان کے چیخنے چلانے کی آوازیں سارے چوپائے سنتے ہیں۔“

① سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، رقم: ۲۰۶۷۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② الترغیب و الترهیب، لمحی الدین دیب، الجزء الرابع، رقم الحدیث: .....

## بَابُ شِدَّةِ عَذَابِ الْقَبْرِ

### عذاب قبر کی شدت کا بیان

① ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَعِيدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَقَالَ: إِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ.)) ❶

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عذاب قبر اور فتنہ مسیح دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے اور فرماتے: تم لوگوں قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔“

② ((عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ لَا أَنْ لَا تَدَافِنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.)) ❷

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا (تم اپنے مردے) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر (کی آوازیں) سنوادے۔“

## بَابُ تَوْجِبِ الْكَبَائِرِ عَذَابِ الْقَبْرِ

بیان کہ کبیرہ گناہوں پر عذاب قبر ہوتا ہے

③ ((عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: بَلَىٰ، إِمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَىٰ بِالنَّمِيمَةِ وَإِمَّا الْآخَرَ فَكَانَ لَا يَسْتَرُّ مِنْ بَوْلِهِ.)) ❸

① سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب التعود من عذاب القبر، رقم: ۲۰۶۵۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔

② صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة نعمها، باب عرض مقعد الميت من الجنة و النار عليه .....، رقم: ۷۲۱۴۔

③ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب عذاب القبر من الغيبة و البول، رقم: ۱۳۷۸۔

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو قبروں سے گزرے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو (قبروں میں) عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات پر نہیں۔ پھر فرمایا: ان میں سے ایک چغلی کھاتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔“

### بَابُ: مَلَكَا الْقَبْرِ ..... مُنْكَرٌ وَ نَكِيرٌ

قبر کے دو فرشتوں منکر اور نکیر کا بیان

(۱۹) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ (أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ) آتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَرْقَانِ يُقَالُ: لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْآخَرُ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟))

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میت دفنائی جاتی ہے (یا آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کی میت دفنائی جاتی ہے) تو اس کے پاس دو سیاہ رنگ کے، نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کو ”منکر“ اور دوسرے کو ”نکیر“ کہا جاتا ہے، وہ دونوں میت سے پوچھتے ہیں: تم اس شخص (یعنی حضرت محمد ﷺ) کے بارے میں کیا کہتے تھے؟“

### بَابُ كَيْفِيَةِ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ عِنْدَ السُّؤَالِ

قبر میں سوال و جواب کے وقت میت کی کیفیت کا بیان

(۲۰) ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ فِتْنَانَ الْقُبُورِ

① سنن ترمذی، ابواب الجنائز، باب ما جاء عذاب القبر، رقم: ۱۰۷۱۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

فَقَالَ عُمَرُ أتردُّ عَلَيْنَا عَقُولَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ كَهَيِّتِكُمْ الْيَوْمَ. فَقَالَ عُمَرُ: بِفِيهِ الْحَجَرُ. ﴿١﴾

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کے  
فرشتوں کا ذکر فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہمیں ہماری یہ  
سمجھ بوجھ لوٹا دی جائے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بالکل! آج جیسی ہی  
سو جھ بوجھ (قبر میں) دی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: فرشتے کے منہ میں  
پتھر (یعنی میں اس کو خاموش کرادوں گا)۔“

### بَابُ أَنْوَاعِ النَّعْمِ فِي الْقَبْرِ

#### قبر میں نعمتوں کی اقسام کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُُنٍ﴾ [الطور: ۱۷]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ سے ڈرنے والے لوگ جنتوں اور  
نعمتوں میں ہوں گے۔“

﴿٢﴾ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ  
فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ يَسْمَعُ حَقْفَ نِعَالِهِمْ حِينَ يُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ فَإِنْ كَانَ  
مُؤْمِنًا يُقَالُ لَهُ اجْلِسْ فَيَجْلِسُ قَدْ مُثِلَتْ لَهُ الشَّمْسُ، وَ قَدْ  
أُذْنِيَتْ لِلْغُرُوبِ، فَيُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَكَ هَذَا الَّذِي كَانَ قَبْلَكُمْ مَا  
تَقُولُ فِيهِ؟ وَمَاذَا تَشْهَدُ عَلَيْهِ؟ فَيَقُولُ: دَعَوْنِي حَتَّى أَصَلِّيَ،  
فَيَقُولُونَ: إِنَّكَ سَتَفْعَلُ، أَخْبِرْنَا عَمَّا نَسَأَلُكَ عَنْهُ، أَرَأَيْتَكَ هَذَا  
الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ قَبْلَكُمْ مَاذَا تَقُولُ فِيهِ؟ وَمَاذَا تَشْهَدُ عَلَيْهِ؟  
قَالَ: فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ، أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَنَّهُ جَاءَ

① الترغيب و الترهيب لمحي الدين ديب، الجزء الرابع، رقم الحديث: ٥٢١٧.



بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، فَيَقَالُ لَهُ عَلَى ذَلِكَ حَيَّتَ، وَعَلَى ذَلِكَ  
 مِتَّ، وَعَلَى ذَلِكَ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يَفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ  
 أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا، وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ  
 فِيهَا فَيَزِدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا، ثُمَّ يَفْسَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ  
 النَّارِ، فَيَقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ فِيهَا لَوْ  
 عَصَيْتَهُ، فَيَزِدَادُ غِيبَةً وَسُرُورًا، ثُمَّ يَفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ  
 ذِرَاعًا، وَيُنَوِّرُ لَهُ فِيهِ، وَيَعَادُ الْجَسَدَ لِمَا بَدَى مِنْهُ، فَتُجْعَلُ  
 نَسَمَتُهُ فِي النَّسِيمِ الطَّيِّبِ، وَهِيَ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ  
 فَذَلِكَ قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ ﴿يُكَلِّمُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ  
 فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ [ابراهيم: ۲۷] ﴿۱﴾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میت جب قبر میں دفن کی جاتی ہے تو وہ پسماندگان کے (واپس لوٹنے وقت) جوتوں کی آواز سنتی ہے اگر میت مومن ہو تو اسے (قبر میں) کہا جاتا ہے: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ جاتا ہے اور اسے سورج غروب ہوتا دکھایا جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے کہ وہ شخص جو بہت پہلے تمہارے ہاں مبعوث ہوئے ان کے بارے میں تم کیا کہتے تھے اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ مومن آدمی کہتا ہے: ذرا بیٹھو مجھے نماز عصر ادا کرنے دو (سورج غروب ہونے والا ہے)۔ فرشتے کہتے ہیں: بے شک تو (دنیا میں) نماز پڑھتا رہا ہے، ہم جو بات پوچھ رہے ہیں اس کا ہمیں جواب دو، بتاؤ وہ شخص جو بہت پہلے تمہارے درمیان مبعوث کیے گئے ان کے بارے میں تم کیا کہتے تھے اور کیا گواہی دیتے تھے؟ مومن آدمی کہتا ہے: وہ (حضرت) محمد (ﷺ) ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کی طرف سے حق لے کر

آئے ہیں۔ تب اسے کہا جاتا ہے اسی عقیدے پر تو زندہ رہا، اسی پر مرا اور ان شاء اللہ اسی عقیدے پر اٹھے گا۔ پھر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اس کے لیے کھول دیا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے: جنت میں یہ تمہارا محل ہے اور جو کچھ اللہ نے جنت میں تمہارے لیے تیار کر رکھا ہے (وہ بھی دیکھ لو یہ سب کچھ دیکھ کر) اس کے شوق اور لذت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی قبر ستر ہاتھ (یعنی ۱۰۵ فٹ یا ۳۵ میٹر) کھلی کر دی جاتی ہے اور اسے منور کر دیا جاتا ہے۔ اس کے جسم کو پہلے والی حالت میں لوٹا دیا جاتا ہے (یعنی اسے سلا دیا جاتا ہے) اور اس کی روح کو پاکیزہ اور خوشبودار بنا دیا جاتا ہے اور یہ پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے۔ (قبر میں مومن کا نیک انجام) اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر ہے: ”اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو کلمہ طیبہ کی برکت سے دنیا اور آخرت کی زندگی (یعنی قبر) میں ثابت قدمی عطا فرماتے ہیں۔“

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَرَعٍ وَلَا مَشْغُوفٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ. فَيُقَالُ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْنَاهُ. فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ؟ فَيَقُولُ: مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللَّهَ: فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحِطُّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيُقَالُ لَهُ: أَنْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا. فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ، وَيُقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مَتَّ وَعَلَيْهِ تَبَعْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوءُ فِي قَبْرِهِ فَرِجًا مَشْغُوفًا. فَيُقَالُ لَهُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي. فَيُقَالُ لَهُ: مَا

هُذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ . فَيَفْرَجُ لَهُ قَبْلَ الْجَنَّةِ . فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتَيْهَا وَمَا فِيهَا . فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللَّهُ عَنْكَ ثُمَّ يَفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ النَّارِ . فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحِطُّ بِبَعْضِهَا بَعْضًا . فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا مَقْعَدُكَ ، عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتُّ ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى . )) ❶

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میت قبر میں دفن کی جاتی ہے تو نیک آدمی قبر میں کسی خوف اور گھبراہٹ کے بغیر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے: تو کون سے دین پر تھا؟ نیک (مومن) آدمی کہتا ہے: میں اسلام پر تھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے: وہ آدمی کون تھا (جو تمہارے درمیان بھیجا گیا)؟ مومن آدمی کہتا ہے: حضرت محمد ﷺ، اللہ کے رسول تھے وہ اللہ کی طرف سے ہمارے پاس معجزات لے کر آئے اور ہم نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اسے پوچھا جاتا ہے: کیا تو نے اللہ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کو (دنیا میں) دیکھنا کسی کے لیے ممکن نہیں۔ چنانچہ اس کے لیے آگ کی طرف ایک سوراخ کھولا جاتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ کس طرح آگ کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ اسے بتایا جاتا ہے کہ دیکھو یہ ہے وہ آگ جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچا لیا ہے۔ پھر جنت کی طرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور مومن آدمی جنت کی بہاریں اور اس میں موجود نعمتیں دیکھتا ہے۔ اسے بتایا جاتا ہے یہ ہے تمہارا ٹھکانا ہے، تم نے (ایمان) پر زندگی بسر کی اور اسی ایمان کی حالت پر مرے اور اسی ایمان کی حالت پر ان شاء اللہ اٹھائے جاؤ گے۔ گنہگار آدمی کو قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو وہ بہت گھبرایا ہوا اور خوف زدہ ہوتا ہے۔ اسے پوچھا جاتا ہے: تو کس مذہب پر

❶ سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر القبر و البلی، رقم: ۴۲۶۸۔ المشکاۃ، رقم: ۱۳۸۔  
التعلیق الرغیب: ۱۸۷/۴۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

تھا؟ وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا۔ پھر پوچھا جاتا ہے: وہ آدمی کون تھا (جو تمہارے درمیان بھیجا گیا)؟ وہ کہتا ہے: میں نے لوگوں کو جو کچھ کہتے سنا وہی میں بھی کہتا تھا۔ جنت کی طرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے اور وہ جنت کی بہاروں اور اس میں موجود دوسری نعمتوں کو دیکھتا ہے تو اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ ہے وہ جنت جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں محروم کر دیا ہے۔ پھر اس کے لیے ایک دروازہ جہنم کی طرف کھولا جاتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کس طرح آگ کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ اسے بتایا جاتا ہے: یہ ہے تمہارا ٹھکانہ، تو (اللہ اور رسول ﷺ کے بارے میں) شک میں پڑا رہا اور شک کی حالت میں مرا اور یقیناً شک پر ہی اٹھے گا۔“

### بَابُ أَنْوَاعِ الْعَذَابِ فِي الْقَبْرِ

#### قبر میں عذابوں کی اقسام کا بیان

(عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ نَحْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ سَمِعَ صَوْتًا فَفَزِعَ ، فَقَالَ: مَنْ أَصْحَابُ هَذِهِ الْقُبُورِ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَاسٌ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ . فَقَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ . قَالُوا وَمِمَّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ آتَاهُ مَلَكٌ فَيَسْتَهْرَهُ ، فَيَقُولُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي . فَيَقَالَ لَهُ: لَا دَرِيَّتَ وَلَا تَلِيَّتَ . فَيَقَالَ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَضْرِبُهُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ .)) ①

① سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، باب فی المسأله فی القبر و عذاب القبر، رقم: ۴۷۵۱۔ سلسلہ

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے بنی نجار کے باغ میں گئے وہاں آپ نے ایک آواز سنی جس سے گھبرا گئے اور دریافت فرمایا: یہ قبریں کن لوگوں کی ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ ان لوگوں کی قبریں ہیں جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہوئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگ کے عذاب سے اور فتنہ دجال سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کس لیے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دفن ہونے والی میت اگر کافر (منافق) ہو تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اسے خوب ڈانٹ کر پوچھتا ہے: تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ کافر (یا منافق) کہتا ہے: میں نہیں جانتا۔ فرشتہ اسے جواب میں کہتا ہے: تو نے نہ تو خود عقل سے کام لیا نہ (قرآن) پڑھا۔ پھر فرشتہ پوچھتا ہے: اس آدمی (یعنی حضرت محمد ﷺ) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ کافر (یا منافق) کہتا ہے: میں وہی کہتا تھا جو دوسرے لوگ کہتے تھے۔ (یہ جواب سن کر) فرشتہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان (یعنی دماغ پر) لوہے کے گرزوں سے مارنا شروع کر دیتا ہے اور وہ بری طرح چیخنے چلانے لگتا ہے اس کی آواز جن وانس کے علاوہ ہر جانور مخلوق سنتی ہے۔“

(عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ فَتَعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجَلِّسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي. قَالَ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي. قَالَ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَعَثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي. فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ كَذَبَ، فَأَفْرَشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ (وَالسُّوْهُ مِنَ النَّارِ) وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسُمُومِهَا، وَيَضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرَهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ

فَيَبْحُ الْوَجْهَ، فَيَبْحُ الثِّيَابِ مِّنْهُنَّ الرِّيحُ، فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي  
 يَسِيْرُكَ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ. فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ  
 فَوَجْهَكَ الْوَجْهَ الْقَيْحُ يَحِيءُ بِالشَّرِّ؟ فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ  
 الْخَبِيْثُ. فَيَقُولُ: رَبِّ لَا تَقُمْ السَّاعَةَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ بِمَعْنَاهُ  
 وَزَادَ: فَيَأْتِيهِ آتٍ فَيَبْحُ الْوَجْهَ، فَيَبْحُ الثِّيَابِ، مِّنْهُنَّ الرِّيحُ.  
 فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِهَوَانٍ مِنَ اللَّهِ وَعَذَابٍ مُّقِيمٍ. فَيَقُولُ: بَشْرُكَ اللَّهُ  
 بِالشَّرِّ، مَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُولُ: وَأَنْتَ أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ كُنْتَ بَطِيْنًا  
 عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ سَرِيْعًا فِي مَعْصِيَتِهِ فَجَزَاكَ اللَّهُ شَرًّا، ثُمَّ يَقِيْضُ  
 لَهُ أَعْمَى أَصْمٌ أَبْكَمٌ فِي يَدِهِ مِرْزَبَةٌ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ كَانَ  
 تُرَابًا، فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً حَتَّى يَصِيْرَ تُرَابًا، ثُمَّ يَعِيْدُهُ اللَّهُ كَمَا  
 كَانَ، فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أُخْرَى فَيَصِيْحُ صِيْحَةً يَسْمَعُهُ كُلُّ شَيْءٍ  
 إِلَّا الثَّقَلَيْنِ. قَالَ الْبَرَاءُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ وَيَمْهَدُ لَهُ مِنْ  
 فَرَشِ النَّارِ. ((❶

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قبر میں) کافر آدمی کی روح جب اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اسے اٹھا کر بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ کافر کہتا ہے: ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔ فرشتے پوچھتے ہیں: تیرا دین کون سا ہے؟ کافر کہتا ہے: ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔ فرشتے پوچھتے ہیں: وہ شخص جو تمہارے درمیان مبعوث کیے گئے تھے وہ کون تھے؟ کافر کہتا ہے: ہائے افسوس میں نہیں جانتا۔ آسمان سے منادی کی آواز آتی ہے اس نے جھوٹ کہا ہے اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو، اسے آگ کا لباس پہنا دو، اس کے لیے جہنم کی طرف

❶ الترغیب و الترهیب لمحی الدین دیب الجزء الرابع، رقم الحدیث: ۵۲۲۱.

ایک دروازہ کھول دو۔ چنانچہ جہنم کی گرم اور زہریلی ہوا اسے آنے لگتی ہے۔ اس کی قبر اس پر تنگ کر دی جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ پھر اس کے پاس ایک بد صورت، غلیظ کپڑوں والا، بدترین بدبودار شخص آتا ہے اور کہتا ہے: تجھے برے انجام کی بشارت ہو یہ ہے وہ دن جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ کافر کہتا ہے تو کون ہے؟ تیرا چہرہ بڑا ہی بھدا ہے، تو (میرے لیے) برائی لے کر آیا ہے۔ وہ جواب میں کہتا ہے: میں تیرے اعمال ہوں۔ تب کافر کہتا ہے اے میرے رب! قیامت قائم نہ کرنا۔ ایک روایت یہ ہے کہ اس کے پاس ایک بد شکل، غلیظ کپڑوں والا بدبودار شخص آتا ہے اور کہتا ہے: تجھے رسوا کن اور ہمیشہ رہنے والے عذاب کی بشارت ہو۔ کافر کہتا ہے کہ اللہ تجھے شر سے نوازے تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں تیرے گندے اعمال ہوں۔ (دنیا میں) تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ٹال مٹول کرنے والا اور اس کی نافرمانی میں ہر وقت تیار رہتا تھا، اللہ تجھے بدترین بدلہ عطا فرمائے۔ پھر اس پر ایک اندھا اور بہرہ فرشتہ مسلط کر دیا جاتا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز ہوتا ہے، اگر پہاڑ پر مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے، فرشتہ اسے بری طرح مارتا ہے۔ کافر ایک ہی ضرب میں ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے پھر پہلے والی حالت میں لوٹا دیتا ہے (یعنی اس کا جسم صحیح سالم کر دیا جاتا ہے) پھر فرشتہ اسے دوسری دفعہ مارتا ہے تو کافر بری طرح چیخنے چلانے لگتا ہے جسے جن و انس کے علاوہ ہر جان دار مخلوق سنتی ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر اس کے لیے آگ کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دیا جاتا ہے۔“

(عَنْ هَانِيءٍ مَوْلَى عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عُمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِيِّ حَتَّى يَبْلُ لِحَيْتِهِ، فَقِيلَ لَهُ: تُذَكِّرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْقَبْرَ

(۲۵)

أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ  
وَأِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ. قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ. ))

”حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ہانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ دائرہ مبارک تر ہو جاتی۔ آپ سے عرض کیا گیا: آپ جنت اور دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں تو نہیں روتے لیکن قبر کے ذکر پر اس قدر روتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منازل میں سے سب سے پہلی منزل ہے اگر کسی نے اس سے نجات پالی تو اگلی منزلیں اس کے لیے آسان ہوں گی اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو بعد کی منازل اس سے کہیں زیادہ سخت ہوں گی نیز اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: میں نے قبر سے زیادہ گھبراہٹ اور سختی والی کوئی اور جگہ نہیں دیکھی۔“

((عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاطِبِيًّا فَذَكَرَ فَنَنَّهُ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً. ))

”حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فتنہ قبر کا ذکر فرمایا جس میں آدمی مبتلا ہوگا، جب آپ ﷺ ذکر فرما رہے تھے تو مسلمانوں نے (خوف زدہ ہو کر) بری طرح چیخا چلا نا شروع کر دیا۔“

((أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكَى فِي مَرَضِهِ فَقِيلَ مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ أَمَا

1 سنن ترمذی، ابواب الزهد، باب: ۵، رقم: ۲۳۰۸۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

2 صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، رقم: ۱۳۷۳۔



إِنِّي لَا أَبْكِي عَلَى دُنْيَاكُمْ هَذِهِ وَلَكِنْ أَبْكِي عَلَى بَعْدِ سَفَرِي  
وَقَلَّةِ زَادِي وَإِنِّي أَمْسَيْتُ فِي صَعُودِ مُهَبَّطَةٍ عَلَى جَنَّةٍ وَنَارٍ  
لَا أَدْرِي عَلَى أَيَّتَهُمَا يُؤْخَذُنِي. (۱)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے مرض الموت میں رونے لگے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیوں رورہے ہیں؟ فرمانے لگے: میں تمہاری اس دنیا (کو چھوڑنے کی) وجہ سے نہیں روتا بلکہ (آئندہ پیش آنے والے) طویل سفر اور قلت زاد سفر کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ میں نے ایسی بلندی پر شام کی ہے جس کے آگے جنت ہے یا جہنم اور میں نہیں جانتا ان دونوں میں میرا مقام کون سا ہوگا۔“

### بَابُ ضَغْطِ الْقَبْرِ لِلْمَيِّتِ الْمُوْمِنِ

قبر کے مومن میت کو دبانے کا بیان

(عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: هَذَا الَّذِي تَحْرَكُ  
لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا  
مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضَمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ. (۲))

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے جس (کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا) عرش ہل گیا، جس کے لیے آسمانوں کے (سارے) دروازے کھول دیئے گئے، جس (کے جنازے) میں ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے اسے بھی قبر نے ایک مرتبہ دبایا پھر فراخ ہوگی۔“

① کتاب الزهد لابن مبارک، رقم الصفحة: ۳۸.

② سنن نسائی، کتاب الحائز، باب ضمة القبر و ضغطته: ۱۹۴۲/۲.

## بَابُ عَقِيدَةِ التَّوْحِيدِ وَ سَوَالِ الْمُنْكَرِ وَ النِّكَيرِ

عقیدہ توحید اور منکر نکیر کے سوال کرنے کا بیان

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ  
الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ وَ يُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ﴾<sup>①</sup>

[ابراہیم: ۲۷]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں حق بات یعنی کلمہ طیبہ پر ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔“

②۹ ((عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَقْعَدَ  
الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا  
رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ  
الثَّابِتِ﴾ [ابراہیم: ۲۷] ①))

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مومن اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس (فرشتے) آتے ہیں اور مومن آدمی گواہی دیتا ہے ”لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ“ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ ...﴾ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو کلمہ طیبہ کی برکت سے دنیا اور آخرت (یعنی قبر) میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ کا یہی مطلب ہے۔“

③۰ ((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ! مَا أَحَدٌ يَقُومُ عَلَيْهِ مَلَكَ فِي يَدِهِ مِطْرَاقٌ إِلَّا هَبِلَ (هَلَكَ)

① صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، رقم: ۱۳۶۹۔

عِنْدَ ذَلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ (۱۰۰) •

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (عذاب قبر کے بارے میں سن کر) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس آدمی کے سر پر فرشتہ گرز لیے کھڑا ہوگا وہ تو خوف اور دہشت سے (ہوش و حواس کھو کر) مٹی کا بت بن جائے گا (وہ جواب کیسے دے گا؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کلمہ طیبہ کی برکت سے دنیا اور آخرت (یعنی قبر) میں ثابت قدم رکھتا ہے۔“

(۳۱) ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَبْتَلِي هَذِهِ الْأُمَّةُ فِي قُبُورِهَا، فَكَيْفَ بِي وَأَنَا امْرَأَةٌ ضَعِيفَةٌ؟ قَالَ: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ (۱۰۰) •

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ اپنی قبروں میں آزمائے جائیں گے اور میرا کیا حال ہوگا میں تو ایک کمزور سی خاتون ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو کلمہ توحید کی برکت سے دنیا کی زندگی اور قبر میں ثابت قدم رکھتا ہے۔“

بَابُ: الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ جُنَّةٌ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

بیان کہ نیک اعمال عذاب قبر سے ڈھال ہیں

(۳۲) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُوتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَإِذَا أَتَى مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ دَفَعَتْهُ تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَإِذَا أَتَى مِنْ قَبْلِ

① الترغيب و الترهيب، الجزء الرابع، رقم الحديث: ۵۲۱۹.

② ايضاً، رقم الحديث: ۵۲۱۸.

يَدِيهِ دَفَعَتْهُ الصَّدَقَةَ وَإِذَا أَتَى مِنْ قَبْلِ رَجُلِيهِ دَفَعَتْهُ مَشِيئَةً إِلَى  
 الْمَسَاجِدِ.)) ❶

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو فرشتہ سر کی طرف سے عذاب دینے کے لیے آتا ہے تو تلاوت قرآن اسے دور کر دیتی ہے جب فرشتہ سامنے سے آتا ہے تو صدقہ خیرات اسے دور کر دیتے ہیں اور جب پاؤں کی طرف سے فرشتہ آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔“

بَابُ: الْمَأْمُونُونَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

فتنہ قبر سے محفوظ رہنے والے لوگوں کا بیان

((عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَيْهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ.)) ❷

”حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مرنے والے کے عمل (کا ثواب اس کے مرنے کے ساتھ) ختم کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے مرے اس کے عمل (کا ثواب) مسلسل قیامت تک اسے ملتا رہتا ہے نیز وہ فتنہ قبر سے بھی محفوظ رہتا ہے۔“

((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ

❶ الترغيب و الترهيب، الجزء الرابع، رقم الحديث: ٥٢٢٥.

❷ سلسلة احاديث الصحیحة، رقم الحديث: ١١٤٠.

## الْقَبْرِ .))

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوا اللہ اسے قبر کے فتنہ سے بچالے گا۔“

((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُورَةُ تَبَارَكَ هِيَ الْمَانِعَةُ

## مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .))

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سورہ ملک ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمَلِكُ﴾ عذاب قبر سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔“

((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا وَ سَلِيمَانَ ابْنَ

صُرَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، وَ خَالِدِ بْنِ عُرْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَذَكَرُوا أَنَّ رَجُلًا تُوُفِيَ ، مَاتَ بِبَطْنِهِ ، فَأِذَا هُمَا يَسْتَهَيَّانِ أَنْ يَكُونَا شُهَدَاءَ جَنَازَتِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَقْتُلُهُ بَطْنُهُ، لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ . فَقَالَ الْآخَرُ: بَلَى .))

”حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیٹھا تھا، سلیمان بن سردا اور خالد بن عرفہ رضی اللہ عنہما (آئے اور) لوگوں نے عرض کیا کہ فلاں شخص پیٹ کی تکلیف سے مر گیا ہے۔ ان دونوں نے خواہش کی کہ کاش وہ اس آدمی کے جنازے میں شریک ہوتے۔ پھر ایک آدمی نے دوسرے سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی کہ جس شخص کو پیٹ مار ڈالے اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا؟ دوسرے نے جواب دیا: کیوں نہیں۔“

① سنن ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فيمن يموت يوم الجمعة، رقم: ۱۰۷۴۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

② سلسلہ احادیث الصحیحہ، رقم الحدیث: ۱۱۴۰۔

③ سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب من قتلہ بطنہ، رقم: ۲۰۵۲۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

## بَابُ كَيْفِيَّةِ الْأَجْسَامِ فِي الْقُبُورِ

### قبروں میں اجسام کی حالت کا بیان

(عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبُضَ، وَفِيهِ النَّفْحَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثَرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ. قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ؟ قَالَ يَقُولُونَ بَلَيْتَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.))

”حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اسی روز آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی روز ان کی روح قبض کی گئی، اسی روز صور پھونکا جائے گا، اسی روز اٹھنے کا حکم ہوگا، لہذا اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی یا یوں کہا کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک مٹی میں مل چکا ہوگا تو پھر ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہتے ہیں کہ آپ کا جسم مبارک مٹی میں مل چکا ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو انبیاء کے جسم زمین پر حرام کر دیئے ہیں۔“

(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجَبُ الدُّنْبِ وَمِنْهُ

1 سنن ابو داود، باب تفریع ابواب الجمعة، رقم الحدیث: 1047۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“

کہا ہے۔



يُرْكَبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . )) ﴿١٠﴾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوائے ایک ہڈی کے انسان کا سارا جسم مٹی میں رُل مل جاتا ہے۔ وہ ریڑھ کی ہڈی ہے۔ قیامت کے روز اسی سے انسان کی تخلیق ہوگی۔“

بَابُ ابْنِ يَقِيمِ الرُّوحِ بَعْدَ الْخُرُوجِ مِنَ الْجَسَدِ؟

بیان کہ جسم سے نکلنے کے بعد روح کہاں قیام کرتی ہے؟

((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يُبْعَثُ . )) ﴿٣٩﴾

”حضرت عبدالرحمن بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی روح (مرنے کے بعد) جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے یہاں تک کہ جس روز مردے اٹھائے جائیں گے اس روز وہ روح اپنے جسم میں لوٹادی جائے گی۔“

بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی دعاؤں کا بیان

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ

① سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر القبر و البلی، رقم: ۴۲۶۶۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر القبر و البلی، رقم: ۴۲۷۱۔ سلسلہ الصحیحہ، رقم: ۹۹۵۔

﴿المَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ﴾ ❶  
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں عذاب قبر سے، عذاب جہنم سے زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔“

### بَابُ: الْإِسْتِغْفَارُ لِأَهْلِ الْقُبُورِ اہل قبور کے لیے استغفار کا بیان

﴿عَنْ بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ، يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلْحَقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلكُمْ الْعَافِيَةَ﴾ ❷

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو یہ دعا سکھلایا کرتے تھے جب وہ قبرستان کی طرف جائیں تو یوں کہیں: اے اس گھر کے مسلمان اور مومن باسیو! السلام علیکم! ہم ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے ہی والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے خیر و عافیت کے طلب گار ہوں۔“  
 وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ .



❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، رقم: ۱۳۷۷ .

❷ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها، رقم: ۲۲۵۷ .



## فہرست طرف الآیات

صفحہ نمبر	طرف الآتہ	نمبر شمار
13	﴿فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ	۱-
13	﴿فَأَقْبَرَهُ﴾	۲-
13	﴿وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾	۳-
16	﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ﴾	۴-
17	﴿الَّذِينَ تَتَوَفَّيهِمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ لَا يَقُولُونَ سَلَامٌ	۵-
17	﴿تَجِبْتُهُمْ يَوْمَ يَقُولُونَ سَلَامٌ﴾	۶-
20	﴿الَّذِينَ تَتَوَفَّيهِمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ فَأَلْقَوْا	۷-
20	﴿وَلَوْ تَرَى إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ	۸-
21	﴿لَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ	۹-
21	﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا حَرَّمَ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ	۱۰-
25	﴿وَحَاقَ بِأَلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ۝ النَّارُ يُعْرَضُونَ	۱۱-
25	﴿وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ	۱۲-
25	﴿الَّذِينَ تَتَوَفَّيهِمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ ۝	۱۳-
31	﴿يَكِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ	۱۴-
43	﴿تَبْرَكَ الَّذِي يَبْدِيهِ الْمُلْكَ﴾	۱۵-



## فہرست طرف الاحادیث

صفحہ نمبر	طرف الحدیث	نمبر شمار
۱۴	((أَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ، يَعْنِي الْمَوْتَ.))	۱
۱۴	((اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. قُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ!.....))	۲
۱۵	((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِلَّا مَا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ.....))	۳
۱۵	((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.....))	۴
۱۶	((لَا تَمَنُّوا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمَطْلَعِ شَدِيدٌ وَإِنَّ مِنْ.....))	۵
۱۶	((مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَإِنَّهُ لَبَيِّنَ حَاقَتِي وَذَاقَتِي فَلَا أَكْرَهُ.....))	۶
۱۷	((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ.....))	۷
۱۸	((إِذَا خَرَجْتَ رُوحَ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّهَا مَلَكَانِ يَصْعَدَانِهَا.....))	۸
۲۰	((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ،.....))	۹
۲۳	((إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرَّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ.....))	۱۰
۲۳	((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ أَنَّهُ.....))	۱۱
۲۴	((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَ.....))	۱۲
۲۶	((نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ. قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ فَمَا رَأَيْتُ.....))	۱۳
۲۶	((دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ،.....))	۱۴
۲۷	((إِنَّ الْمَوْتَى لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ حَتَّىٰ إِنَّ الْبَهَائِمَ.....))	۱۵
۲۷	((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَعِيدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَتِهِ.....))	۱۶
۲۷	((لَوْ لَا أَنْ لَا تَدَافِنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهُ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ.....))	۱۷
۲۸	((إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: بَلَى.....))	۱۸

- ۱۹- ((إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ (أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ) آتَاهُ مَلَكَانِ سَوْدَانٍ ..... ۲۸
- ۲۰- ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ فَتَانَ الْقُبُورِ فَقَالَ عَمْرُ أترُدُّ ..... ۲۹
- ۲۱- ((إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ إِنَّهُ يَسْمَعُ حَقْفَ نِعَالِهِمْ ..... ۳۰
- ۲۲- ((إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ ..... ۳۱
- ۲۳- ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ نَحْلًا لَبِنِي النَّجَّارِ سَمِعَ صَوْتًا ..... ۳۳
- ۲۴- ((وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ فَتَعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ ..... ۳۴
- ۲۵- ((كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِي حَتَّى يَبْلُغَ لِحْيَتَهُ، ..... ۳۷
- ۲۶- ((قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاطِبِيًّا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَنُّ ..... ۳۷
- ۲۷- ((أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكَى فِي مَرَضِهِ فَقِيلَ مَا يُبْكِيكَ؟ ..... ۳۸
- ۲۸- ((هَذَا الَّذِي تَحْرُكُ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ ..... ۳۸
- ۲۹- ((إِذَا أُعِيدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أَتَى ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا ..... ۳۹
- ۳۰- ((قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَحَدٌ يَقُومُ عَلَيْهِ ..... ۳۹
- ۳۱- ((تُبْتَلَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِي قُبُورِهَا، فَكَيْفَ بِي وَأَنَا ..... ۴۰
- ۳۲- ((يُوتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَإِذَا أَتَى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ..... ۴۰
- ۳۳- ((كُلُّ مَيِّتٍ يُحْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا ..... ۴۱
- ۳۴- ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ..... ۴۱
- ۳۵- ((سُورَةٌ تَبَارَكَ هِيَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.)) ۴۲
- ۳۶- ((فَذَكِّرُوا أَنْ رَجُلًا تُوْفِّيَ، مَاتَ بِبَطْنِهِ، فَأِذَا هُمَا ..... ۴۲
- ۳۷- ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خَلْقِ آدَمَ، ..... ۴۲
- ۳۸- ((لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا ..... ۴۳
- ۳۹- ((أَمَّا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ ..... ۴۴
- ۴۰- ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ ..... ۴۴
- ۴۱- ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ ..... ۴۵

## مراجع ومصداق

- ۱- قرآن حکیم .
- ۲- الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، و معه فتح البارى، المكتبة السلفية، دار الفكر، بيروت .
- ۳- الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الحلبي، القاهرة، ۱۳۹۸هـ .
- ۴- السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستاني (ت ۲۷۵هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة .
- ۵- السنن لعبدالله محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت ۲۷۳هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقي، مطبعة الحلبي، القاهرة .
- ۶- السنن لأبى عبدالرحمن أحمد بن شعيب النسائي (ت: ۳۰۳هـ)، مكتبة المعارف للنشر و التوزيع، الرياض .
- المستدرک على الصحيحين لأبى عبدالله محمد بن عبدالله الحاكم النيسابورى (ت ۴۰۵هـ) طبعة مصورة عن الطبعة الهندية، دار الكتاب العربى، بيروت .
- المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، ۱۳۹۸هـ .
- ۷- سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض . صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى .

- ٨- صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .  
مجمع الزوائد و منبع الفوائد ، للحافظ نور الدين الهيثمى ، منشورات دار الكتاب العربى ، بيروت ، ١٤٠٢هـ .
- ٩- مشكوة المصابيح للتبريزى ، تحقيق نزار تميم و هيثم نزار تميم ، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم ، بيروت .
- ١٠- الترغيب و الترهيب لمحي الدين ابن ديب .

